اُردو ایس ایس سی - ا

وقت: 2:40 گھنٹے

کُل نمبر حصہ دوم اور سوم: 60

نوٹ: حصہ دوم اور سوم 2-1 صفحات پر مشتمل ہیں۔ ان سوالات کے جوابات علیحدہ سے مہیا کی گئی جوابی کاپی پر دیں۔ آپ کے جوابات صاف اور واضح ہونے چاہئیں۔ 09667403

حصہ دوئم (کُل نمبر 34)

سوال نمبر ۲: حصہ نثر (8x2 = 16)

الف۔ درج ذیل عبارت کو غور سے پڑھیں اور دیے گئے سوالات میں سے آٹھ کے جوابات اپنے الفاظ میں لکھیں:

سماج کے متعلق زیادہ سوچنے والوں یا لکھنے والوں میں بیشتر تعداد کمزور، چڑچڑے اور غمگین حضرات کی ہے۔ تندرست اور ہنس مکھ آدمیوں کو کبھی سماج کی غیبت کرتے نہیں سنا گیا۔ شاید وہ جانتے ہی نہیں کہ سماج کس جانور کا نام ہے اور اگر کوئی ان سے سماج کی برائیاں کرنے لگے تو وہ اسے اتنی سی اہمیت نہیں دیں گے۔ ہو سکتا ہے کہ سماج کے متعلق سوچتے رہنا ایک بیماری ہو جس کا تعلق خون کی کمی، اعصاب کی کمزوری اور ہاضمے کی خرابی سے ہوتا ہو۔ ایسی بیماری اس وقت تک رفع نہیں ہوتی جب تک دیگر شکایات دور نہ کی جائیں اور اگر اس مرض کو یونہی چھوڑ دیا جائے تو مریض کی حالت خطرناک ہوتی جاتی ہے۔ ذرے ذرے میں اسے سماج کی کرشمہ سازیاں نظر آتی ہیں۔ رنگ رنگ کے پھول دیکھ کر اسے افسوس ہوتا ہے یہ مغرور کیوں ہیں۔ سوکھے پتوں کو دیکھ کر کلیجہ مونھ کو آتا ہے سوچتا ہے کہ یہ سوکھے ہوئے کیوں ہیں کوؤں کو دیکھ کر غمگین ہو جاتا ہے کہ یہ کالے کیوں ہیں؟ کسی کو ہنستے دیکھ کر اس کا خون کھولنے لگتا ہے اور یوں مونھ بناتا ہے جیسے کہہ رہا ہو۔ "ہنستا ہے بے؟ ابھی کہہ دوں گا سماج سے"!

سوالات:

(i) سماج کے بارے میں زیادہ سوچنے اور لکھنے والے کون افراد ہیں؟

(ii) سماج کی غیبت نہ کرنے والے کون لوگ ہیں؟

(iii) تندرست اور ہنس مکھ افراد سماج کی غیبت کیوں نہیں کرتے؟

(iv) اگر یہ بیماری رفع نہ کی جائے تو کیا نتیجہ نکلتا ہے؟

(v) سماج کے متعلق سوچنا اگر بیماری ہے تو اس بیماری کا کیا سبب ہے؟

(vi) سماج کی کرشمہ سازیاں کہاں کہاں ہیں؟

(vii) سماج کے متعلق سوچنے والوں کو کیوں افسوس ہوتا ہے؟

(viii) کالے کوے دیکھ کر سماج کے متعلق سوچنے والے کیا محسوس کرتے ہیں؟

(ix) کسی کو ہنستا مسکراتا دیکھ کر سماج کے متعلق سوچنے والوں کی کیا کیفیت ہو جاتی ہے؟

ب: حصہ شعر: (5x2 = 10)

درج ذیل اشعار کو غور سے پڑھیں اور دیے گئے سوالات میں سے پانچ کے جوابات لکھیے:

(i) ہے عارفوں کو حیرت، اور منکروں کو سکتہ
ہر دل پہ چھا رہا ہے، رعبِ جلال تیرا

(ii) کرے جس قدر شکرِ نعمت وہ کم ہے
مزے لوٹتی ہے زباں کیسے کیسے

(iii) آگے آتی تھی حالِ دل پہ ہنسی
اب کسی بات پر نہیں آتی

(iv) شفا اپنی تقدیر ہی میں نہ تھی
کہ مقدور تک تو دوا کر چلے

(v) سبق پھر پڑھ صداقت کا، عدالت کا، شجاعت کا
لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا

سوالات:

(i) عارفوں کی حیرت اور منکروں کے سکتے کا کیا سبب ہے؟ (بحوالہ شعر i)

(ii) شاعر کی زباں کس بات کے مزے لوٹتی ہے؟ (بحوالہ شعر ii)

(iii) شاعر کو پہلے کس بات پر ہنسی آتی تھی؟ (بحوالہ شعر iii)

(iv) شاعر کو شفا کیوں نہ ملی؟ (بحوالہ شعر iv)

(v) شاعر نے دنیا کی امامت کے لیے کس سبق کو پڑھنے کی تلقین کی ہے؟ (بحوالہ شعر v)

(vi) آخری شعر کا مرکزی خیال لکھیے۔ (بحوالہ شعر v)

ج: حصہ قواعد: (4x2 = 8)

مندرجہ ذیل میں سے چار سوالات کے جوابات تحریر کریں:

(i) صنعت تلمیح سے کیا مراد ہے؟ ایک شعری مثال سے وضاحت کریں۔

(ii) علم بیان میں استعارہ سے کیا مراد ہے؟

(iii) ردیف کی مختصر وضاحت ایک شعری مثال کے ذریعے کریں۔

(iv) جملہ فعلیہ سے کیا مراد ہے؟

(v) ذو معنی الفاظ کیا ہوتے ہیں؟ مختصر وضاحت کریں۔

حصہ سوم (کُل نمبر 26)

سوال نمبر۳: مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک عبارت کی تشریح کریں: **(5)**

الف۔ آپ (خاتم النبیین) کو قریش کے ارادے کی پہلے سے خبر ہو چکی تھی۔ اس بنا پر جناب امیر حضرت علیؓ کو بلا کر فرمایا: "مجھ کو ہجرت کا حکم ہو چکا ہے، میں آج مدینے روانہ ہو جاؤں گا، تم میرے پلنگ پر میری چادر اوڑھ کر سو رہو، صبح کو سب کی امانتیں جا کر واپس دے آنا" یہ سخت خطرے کا موقع تھا۔ جناب امیرؓ کو معلوم ہو چکا تھا کہ قریش آپ (خاتم النبیین) کے قتل کا ارادہ کر چکے ہیں اور آج خاتم النبیین رسول ﷺ کا بستر خواب قتل گاہ کی زمین ہے لیکن فاتح خیبر کے لیے قتل گاہ فرش گل تھا۔

ب۔ کچھ عجب عادت ان لڑکوں کی ہے۔ راہ میں چلتے ہیں تو گردن نیچی کیے ہوئے۔ اپنے سے بڑا مل جائے، جان پہچان ہو یا نہ ہو، ان کو سلام کر لینا ضرور، کئی برس سے اس محلے میں رہتے ہیں، مگر کانوں کان خبر نہیں۔ محلے میں کوڑیوں لڑکے بھرے پڑے ہیں لیکن ان کو کسی سے کچھ واسطہ نہیں۔ آپس میں اوپر تلے کے چاروں بھائی ہیں۔ نہ کبھی لڑتے ہیں نہ جھگڑتے، نہ گالی بکتے، نہ قسم کھاتے، نہ جھوٹ بولتے نہ کسی کو چھیڑتے، نہ کسی پر آوازہ کستے۔ ہمارے ہی مدرسے میں پڑھتے ہیں۔ وہاں بھی ان کا یہی حال ہے۔

سوال نمبر۴: مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک نظمیہ جزو کی آسان لفظوں میں تشریح کریں: **(5)**

الف۔
تمھی بے کسوں کے شفیق ہو، تمھی بے بسوں کے رفیق ہو
جو گزرتی دل پہ ہے جانِ جاں، نہ کہوں جو تم سے تو کیا کروں
نہ زمیں سنے، نہ فلک سنے، نہ بشر سنے، نہ ملک سنے
نہیں سنتا کوئی مری فغاں، نہ کہوں جو تم سے تو کیا کروں

ب۔
ڈالی گئی جو فصلِ خزاں میں شجر سے ٹوٹ
ممکن نہیں ہری ہو سحابِ بہار سے
ہے لازوال عہدِ خزاں اُس کے واسطے
کچھ واسطہ نہیں، ہے اُسے برگ و بار سے

سوال نمبر۵: درج ذیل میں سے کسی ایک غزلیہ جزو کی تشریح کریں: **(5)**

الف۔
میں بھی منھ میں زبان رکھتا ہوں
کاش پوچھو کہ مدّعا کیا ہے؟
ہم کو اُن سے، وفا کی ہے امید
جو نہیں جانتے، وفا کیا ہے؟

ب۔
عمر دراز مانگ کے لائے تھے چار دن
دو آرزو میں کٹ گئے دو انتظار میں
بلبل کو باغباں سے نہ صیاد سے گلہ
قسمت میں قید لکھی تھی فصلِ بہار میں

سوال نمبر۶: "یوم اقبال" کی تقریب کی روداد تحریر کریں۔ **(6)**

(یا)

"میز" کی آپ بیتی لکھیں۔

سوال نمبر۷: استاد اور شاگرد کے درمیان "علم کی اہمیت" کے موضوع پر مکالمہ لکھیں۔ [رسمی کلمات کے علاوہ دیے گئے موضوع پر کم از کم پانچ مکالمے لکھیں۔] **(5)**